

## 232822- سورج غروب ہونے سے کیا مراد ہے جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

### سوال

سوال: اگر انسان کسی اونچی عمارتوں والے شہر میں رہتا ہے اور وہاں کے رہائشی لوگوں کو سورج دکھائی دینا بند ہو جائے تو کیا روزہ افطار کرنا ان کیلئے جائز ہو گا یا اندھیرا اچھا جانے کا انتظار کرے گا؟

### جواب کا خلاصہ

اس بنا پر:

شہری آبادی اور ایسی جگہوں میں رہائش پذیر لوگ جہاں سے افق میں غروب آفتاب کا مشاہدہ آنکھوں سے ممکن نہ ہو تو وہ صرف سورج کی ٹیکیا غائب ہونے پر روزہ افطار نہیں کریں گے، بلکہ لازمی طور پر تاکید کرنا ضروری ہے کہ افق میں سورج غروب ہو چکا ہے۔ اب عام طور پر شہروں میں غروب آفتاب کا مشاہدہ کرنا مشکل ہوتا ہے؛ کیونکہ درمیان میں عمارتیں، تیز روشنی رکاوٹ بنتی ہیں، عام طور پر مسلمان تقویم اور کیلنڈر وغیرہ پر اعتماد کرتے ہیں، اس میں بھی کوئی حرج والی بات نہیں ہے؛ بشرطیکہ تقویم اور کیلنڈر کسی معتد و معتبر ادارے نے شائع کیا ہو۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (220838) اور (110407)

کا جواب ملاحظہ کریں۔

اللہ اعلم.

### پسندیدہ جواب

اول:

اللہ تعالیٰ نے روزے کی انتہاء اور افطاری کے وقت کیلئے واضح ترین علامت مقرر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ افق میں سورج غروب ہو جائے۔

چنانچہ جیسے ہی سورج غروب ہو تو روزے دار کیلئے روزہ افطار کرنا جائز ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(ثُمَّ أَطْمَأْضُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ)

ترجمہ: پھر تم رات تک روزہ مکمل کرو۔ [البقرہ: 187]

اور رات کی ابتداء غروب آفتاب سے ہوتی ہے، جیسے کہ تفصیلی طور پر سوال نمبر: (110407) کے جواب میں گزر چکا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب رات یہاں [یعنی: مشرق کی جانب] سے آجائے اور دن یہاں [یعنی: مغرب کی جانب] سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ افطار ہو گیا) بخاری: (1954) مسلم: (1100)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”غروب آفتاب کے وقت تمام مسلمانوں کے اجماع کے مطابق روزہ مکمل ہو جاتا ہے“ انتہی  
”المجموع شرح المہذب“ (304/6)

اسی طرح ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”ایک دن کے جس حصے کا روزہ رکھنا واجب ہے وہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ہے، اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے“ انتہی  
”التمہید“ (10/62)

یہاں غروب آفتاب سے مراد یہ ہے کہ سورج کی ٹیٹیا مکمل طور پر غائب ہو کر چھپ جائے، تاہم سورج غروب ہونے کے بعد افق میں باقی رہ جانے والی سرخی کا کوئی اعتبار نہیں ہے، چنانچہ جیسے ہی مکمل طور پر سورج کی ٹیٹیا افق میں غائب ہوگی روزہ افطار کرنا جائز ہو جائے گا۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج کی ٹیٹیا غائب ہوتے ہی مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا اور اسی وقت روزے دار اپنا روزہ کھول لے گا، اس بات پر تمام اہل علم کا اجماع ہے جسے ابن منذر وغیرہ نے بیان کیا ہے۔“

ہمارے [حنبلی] اور شافعی فقہانے کرام سمیت دیگر کا بھی یہ کہنا ہے کہ: سورج کی ٹیٹیا کے غروب ہو جانے اور آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد آسمان میں باقی رہ جانے والی شدید سرخی کا کوئی اعتبار نہیں ہے“ انتہی  
”فتح الباری“ (4/352) معمولی تصرف کے ساتھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”جب سورج کی ٹیٹیا غائب ہو جائے تو اس وقت روزے دار روزہ افطار کریں، اسی وقت نماز سے ممانعت کا وقت ختم ہو جاتا ہے، نیز سورج غروب ہونے کے بعد آسمان پر باقی رہ جانے والی سرخی سے احکام پر کوئی اثر نہیں پڑتا“ انتہی  
”شرح عمدة الفقہ“ (ص: 169)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”سورج غروب ہونے کے بعد باقی رہ جانے والی شعاعوں کو مد نظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے؛ لہذا ان شعاعوں کے ہوتے ہوئے بھی مغرب کا وقت داخل ہو جاتا ہے“ انتہی  
”المجموع شرح المہذب“ (3/29)

دوم:

غروب آفتاب کے وقت روزے دار کی دو حالتیں ہی ہو سکتی ہیں:

پہلی :

روزے دار ایسی جگہ پر ہو جہاں وہ خود افق میں سورج غروب ہوتا ہو دیکھے، مثلاً: کھلے میدان یا صحراء میں ہو یا پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہو یا اتنی بلند جگہ پر ہو کہ افق میں سورج غروب ہوتا ہو دیکھ لے۔

تو ایسی صورت میں سورج کی ٹیٹیا مکمل غائب ہونے پر روزہ افطار کرنے کا وقت ہو جائے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”معتبر بات یہ ہے کہ سورج کی ٹیٹیا مکمل طور پر غائب ہو جائے، جیسے صحراء وغیرہ میں غروب آفتاب کا مشاہدہ معمول کی بات ہے“ انتہی  
”المجموع“ (29/3)

دوسری حالت : انسان ایسی جگہ پر ہو جہاں افق میں غروب آفتاب کا مشاہدہ ممکن نہ ہو، چاہے عدم امکان کا سبب کچھ بھی ہو مثال کے طور پر شہر کا رہائشی ہو کہ عمارتوں کی وجہ سے افق نظر ہی نہ آئے، یا کسی گہری وادی میں رہائش پذیر ہو، یا پہاڑوں کے دامن میں رہائش رکھی ہوئی ہو کہ چاروں طرف پہاڑوں کی وجہ سے سورج کو ڈوبتا ہوا دیکھنا محال ہو، یا کوئی بھی اور وجہ ہو۔

تو ایسی صورت میں سورج کا اپنی آنکھوں سے اوجھل ہونے کے بعد روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہوگا؛ کیونکہ ایسا عین ممکن ہے کہ عمارتوں کے پیچھے چلے جانے کی وجہ سے اس شخص کی آنکھوں سے تو سورج اوجھل ہو جائے لیکن حقیقت میں غروب نہ ہو، لہذا ایسی صورت میں سورج کے غروب ہونے کیلئے دیواروں پر پڑنے والی سورج کی روشنی سے رہنمائی مل سکتی ہے؛ چنانچہ جیسے ہی دیواروں اور بلند جگہوں پر سے سورج کی روشنی ختم ہو جائے تو یہ سورج غروب ہونے کی علامت ہوگی، یا مشرق کی جانب سے رات چھانا شروع ہو جائے، رات چھانے کا مطلب یہ ہے کہ مشرق کی جانب سے رات کا اندھیرا چھانا شروع ہو جائے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ پورے آسمان پر اندھیرا چھانا جائے؛ کیونکہ ایسا تو سورج غروب ہونے کے کافی دیر بعد ہوتا ہے۔

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”البتہ شہری آبادی اور پہاڑی ٹیلوں میں سورج غروب ہونے کی معتبر دلیل یہ ہوگی کہ دیواروں اور ٹیلوں سے سورج کی روشنی ختم ہو جائے، نیز مشرق کی جانب سے اندھیرا چھانا شروع ہو جائے“ انتہی  
”المجموع“ (3/29)

اسی طرح ”الفواکہ الدوانی“ (1/168) میں ہے کہ :

”مصنف کا یہ کہنا کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو پہاڑوں کی چوٹیوں یا میدانی زمین پر رہتے ہوں۔

لیکن جو لوگ پہاڑوں کے دامن میں رہتے ہیں وہ سورج کے آنکھوں سے اوجھل ہونے پر اعتماد نہیں کریں گے، بلکہ مشرقی جانب سے اندھیرا چھانے پر اعتماد کریں گے، لہذا جیسے ہی مغرب کی جانب سے اندھیرا چھانا شروع ہو جائے گا تو یہ سورج غروب ہونے کی دلیل ہوگی، اس لیے وہ لوگ تبھی نماز پڑھیں گے اور روزہ افطار کریں گے“ انتہی

ابن دقیق العید کہتے ہیں :

”ہر جگہ کا حکم الگ الگ ہے، چنانچہ جس جگہ میں دیکھنے والے اور سورج کی ٹیٹیا کے درمیان میں کوئی رکاوٹ حاصل ہو تو محض سورج کی ٹیٹیا آنکھوں سے اوجھل ہونے پر اکتفا نہ کرے بلکہ

مشرقی جانب رات کا اندھیرا اچھانے کی ابتداء ہونے پر اعتماد کرے ” انتہی

”إحكام الأحكام“ (1/166)

خطاب کہتے ہیں کہ :

”میدانی علاقوں میں مغرب کا وقت تب شروع ہوگا جب سورج کی ٹیٹیا غائب ہو جائے گی، لیکن جن پہاڑی علاقوں میں سورج پہاڑوں کے پیچھے غائب ہوتا ہے تو وہاں پر مشرقی جانب دیکھا جائے گا کہ اگر مشرقی جانب سے رات کا اندھیرا اچھانا شروع ہو جائے تو یہ سورج غروب ہونے کی علامت ہوگی ” انتہی

”مواہب الجلیل“ (1/392)

ان تمام اقوال کے بارے میں سابقہ بیان کردہ حدیث دلیل ہے : (جب رات یہاں [یعنی : مشرق کی جانب] سے آجائے اور دن یہاں [یعنی : مغرب کی جانب] سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ افطار ہو گیا)

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”حدیث میں مذکور ہر دو چیزیں دوسری کو شامل ہیں؛ کیونکہ رات اسی وقت آتی ہے جب دن جانے لگتا ہے اور دن اسی وقت جاتا ہے جب رات چھانے لگتی ہے، تاہم ایسا ہو سکتا ہے کہ عین غروب آفتاب کے وقت عینی مشاہدہ ممکن نہ ہو لیکن اندھیرا اچھانے کی کیفیت کا مشاہدہ ممکن ہو جس سے غروب آفتاب کا یقین ہو سکے، تو اس وقت روزہ افطار کرنا حلال ہو جائے گا ” انتہی

”إكمال المعلم“ (4/35)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”علمائے کرام کا کہنا ہے کہ : ان تینوں میں سے ہر ایک دیگر دو چیزوں کو شامل اور لازم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں کو یکجا ذکر فرمایا؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کوئی کسی پہاڑی دامن یا گہری وادی میں ہو تو سورج غروب ہونے کا مشاہدہ نہ کر سکے تو وہ شخص سورج کی روشنی ختم ہونے پر رات کا اندھیرا اچھانے کی ابتداء کا اندازہ لگا سکتا ہے ” انتہی

”شرح صحیح مسلم“ (209/7)

ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”رات کا آنا یا دن کا جانا دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو لازم ہے۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ ایک چیز دوسری کے مقابلے میں مشاہدے کیلئے زیادہ واضح ہو، اس لیے جو چیز زیادہ واضح ہوگی اسے غیر واضح چیز کے بارے میں دلیل سمجھا جائے گا، مثال کے طور پر اگر مغربی جانب کوئی ایسی چیز موجود ہو جس سے غروب آفتاب کا مشاہدہ ممکن نہ ہو لیکن مشرقی جانب صاف ہو تو ایسی صورت میں مشرقی جانب سے رات کا اندھیرا اچھانے کو غروب

آفتاب کی دلیل بنایا جائے گا ” انتہی

”إحكام الأحكام“ (27/2).